

بلانے والے ہیں اور وہ سب (موت) بلانے والیاں ہیں (۹) ہم سب سچ بولنے والے ہیں اور وہ سب (موت) جھوٹ بولنے والیاں ہیں۔

(قاعدہ ۸) اوپر کے جملوں میں آپ اسم فاعل کی جہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ جمع دو قسم کی ہے ایک مذکر کے لئے دوسری مؤنث کے لئے، مذکر کی جمع اسم فاعل مذکر کی واحد کی شکل سے اس طرح بنائی گئی ہے کہ اس کے آخر میں ”وَنَ“ بڑھا دیا گیا ہے ”واو“ سے پہلے کے حرف یر بیش اور نون پر ہمیشہ زبر ہی رہتا ہے جیسے طَالِمٌ سے ظَالِمٌ، مؤنث کی جمع واحد مؤنث کی تسل سے اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اس کے آخر کی (گول ت) ”ة“ ہٹا کر اس کی جگہ ”اٹ“ رکھ دیتے ہیں مثلاً بَاكِیَةٌ سے بَاكِیَاتٌ، ضَالَّةٌ سے ضَالَّاتٌ۔

(ب)

(۱) اَنَامِیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۲) اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ (۳) كَانَ مِنَ الْكَافِرِیْنَ (۴) لَعْنَةُ اَدْلٰی عَلٰی الظَّالِمِیْنَ (۵) مَا نَحْنُ بِكَادِبِیْنَ (۶) مَا هُنَّ بِكَادِبَاتٍ (۷) الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِیْنَ وَ الطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ (۸) الْحَجِیَّتَاتُ لِلْحَجِیَّتِیْنَ وَ الْحَجِیَّتُونَ لِلْحَجِیَّتَاتِ (۹) مَزِیْمٌ مِنَ الْعَاقِبَاتِ (۱۰) اِنِّیْ الْمُسْلِمِیْنَ صَادِقُونَ (۱۱) اِنِّیْ الْكَافِرِیْنَ كَاذِبُونَ (۱۲) اِنِّیْ الْمُؤْمِنَاتُ صَالِحَاتٌ (۱۳) هٰذَا بَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ (۱۴) هٰذَا كَوْلُ الْكَافِرِیْنَ (۱۵) هٰذِهِ مَذْرُوءَةُ الْبَنَاتِ۔

(ترجمہ) (۱) میں مسلمانوں میں سے ہوں (۲) بے شک میں ظالموں میں سے ہوں (۳) کیا تمہارا وہ کافروں میں سے ہے (یا تمہارا) (۴) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے (۵) ہم جھوٹے نہیں ہیں (۶) وہ سب (موت) جھوٹی نہیں ہیں (۷)

ہاک خوردیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں (۸)،
 گندی سورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے
 لئے ہیں (۹)، مریم کامیاب ہونے والیوں میں سے ہے (۱۰)، بے شک مسلمان
 پیچھے ہیں (۱۱)، بیشک کا ضرور محبوب ہے (۱۲) بے شک مومن سورتیں نیک
 ہیں (۱۳)، یہ مسلمانوں کا گھر ہے (۱۴) یہ کافروں کا قول ہے (۱۵)، یہ لڑکیوں
 کا درسہ ہے۔

(قاعده ۱۵) اری اور دب کے بیچے عربی کے دونوں پاروں کو بنور دیکھیے
 آپ کو ا کے بیچے مذکر کی جمع "وَن" سے اور مؤنث کی جمع "اَت" سے بنی ہوئی
 ہے جی، لیکن دب کے بیچے مذکر کی جمع "نِین" اور مؤنث کی جمع "اِیت"
 سے بنی ہوئی ہے گی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ جہاں جہاں ہیں
 "مُسْلِمُونَ" کہیں اور جہاں چاہیں "مُسْلِمَاتٌ" یا جہاں چاہیں "کَاذِبَاتٌ"
 کہیں اور جہاں باہیں "کَاذِبَاتٌ"

اگر آپ خود ہی نور سے دیکھیں کہ کہاں "وَن" کی شکل ہے۔
 اور کہاں "نِین" کی شکل تو آپ قاعدہ معلوم کر سکتے ہیں، اور وہ قاعدہ
 یہ ہے کہ جہاں واحد اسم کے آخر میں بیت ہوتا ہے وہاں مذکر کی
 جمع "وَن" سے بنتی ہے اور جہاں واحد اسم کے آخر میں زیر یا زبر
 دیا جاتا ہے۔ اس جگہ مذکر کی جمع کے آخر میں "نِین" آئے گا۔ اسی
 طرح جہاں واحد مؤنث کی شکل کے آخر میں پیش لگتا ہے اس کی جمع
 "اِیت" سے بنتی ہے اور جہاں واحد اسم کے آخر میں زیر یا زبر ہوتا،
 وہاں مؤنث کی جمع "اِیت" سے بنتی ہے [یہ یاد رکھیے کہ آل ہو تو
 مؤنث جمع کی "ف" پر ایک بیت یا ایک زیر رہے گا]

فرض کیجئے آپ کو جملہ "المُسْلِمُونَ عَالَمٌ" میں واحد کی جگہ جمع کہنا ہے تو آپ کہیں گے "المُسْلِمُونَ عَالِمُونَ" اس لئے کہ ان دونوں جگہوں پر واحد اسم کے آخری حرف پر پیش رے، ٹے، ہے، اسی طرح اگر آپ کو "المُسْلِمَةُ عَالِمَةٌ" کو جمع بنانا ہو تو آپ "النِّسَاءُ عَالِمَاتٌ" کہیں گے، لیکن جب انہی جملوں پر آپ "إِنَّ" لکھیں گے تو ان میں مبتدا پر زبر ہو جائے گا اور پھر زبر کی جگہ ماکر کی جمع میں "يْنَ" اور موقوف کی جمع میں "ات" استعمال ہوگا، مثلاً "إِنَّ الْمُسْلِمَةَ عَالِمَةٌ" سے جمع "إِنَّ الْمُسْلِمِينَ عَالِمُونَ" ہوگی اور "إِنَّ الْمُسْلِمَةَ عَالِمَةً" سے جمع "إِنَّ الْمُسْلِمَاتِ عَالِمَاتٌ" ہوگی، اسی طرح جب حرف جار "یا مضان" الیہ ہونے کی وجہ سے واحد اسم کے آخر کو زبر ہو جاتا ہے تو جمع میں مذکر کے "یْنَ" اور مؤنث کے لئے "ات" ہی استعمال ہوگا۔

(۱) فَصَّرَ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ (۲) فَصَّرَ الْأَشْدَّاءُ اللَّاعِبِينَ (۳) يَعْلَمُ اللَّهُ أَلَا ذِبِينَ وَ الصَّادِقِينَ (۴) فَمَنْ لَا تَنْصُرُ الطَّالِبِينَ بَلْ تَنْصُرُ الْمَظْلُومِينَ (۵) رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (۶) خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ (۷) رَزَقَنِي اللَّهُ بَنِينَ وَ بَنَاتٍ - (تقریباً) (۱) اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی (۲) اشدانے کھیلنے والوں کو مارا (۳) اللہ جھوٹے اور سچوں کو جانتا ہے (۴) ہم ظالموں کی مدد نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم مظلوموں کی مدد کرتے ہیں (۵) میں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھا (۶) اللہ نے زمین اور آسمانوں کو بنایا (۷) اللہ نے مجھے بیٹے اور بیٹیاں دیں۔

(قاریؒ) جیسا کہ آپ نے پہلے معلوم کیا مذکر کی جمع میں "يْنَ"

اور ثروت کی جمع میں "اِت" زیر یا زبر کی جگہوں پر آتا ہے، اوپر کے ٹھوں میں تمام جمع کی شکلیں خواہ دو مذکر کی ہوں یا ثروت کی زبر کی جگہ آتی ہیں۔ کیوں کہ وہ "مفعول" ہیں اس لئے ان کی "یتن" یا "اِت" کی شکلیں آتی ہیں۔ جملہ ۱۶ میں یہ بات صاف نظر آ رہی ہے کہ "اَلَا تَرَوْا" اور "اَسْأَلُوْا" دونوں مفعول پہ ہیں لیکن واحد ہونے کی وجہ سے "اَلَا تَرَوْا" کے فعل پر زبر ہے اور ثروت جمع ہونے کی وجہ سے "اَسْأَلُوْا" کی "اِت" کو زبر ہے یہ یاد رکھیے کہ "سَلَّوْا" کی جمع "سَلَّوْا" اور "سَلَّوْا" کی جمع اور "سَلَّوْا" کی جمع ہے۔

(لَوْض) جس طرح اسم فاعل سے "وَر" اور "یْن" لگ کر مذکر کی جمع اور "اِت" لگ کر ثروت کی جمع بنائی جاتی ہیں اسی طرح اسم مفعول کی جس جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے "مَقْتُولُوْنَ" "مَقْتُولِيْنَ" اور "مَقْتُولَاتُ"۔

یہ بھی یاد رکھیے کہ آخر میں حرف علت دلے مادہ سے جو اسم فاعل بنتا ہے جس پر "اَل" لگنے سے آخر میں "ی" بڑھ جاتی ہے اس سے جب مذکر کی جمع بنائی جاتی ہے تو آخر میں کس حالت میں بھی "ی" نہیں رہتا مثلاً جَارٍ یا اَلْجَارِی سے جمع مذکر "جَارُوْنَ" اور جَارَاتٍ بنے گی۔ "اَل" لگا ہو تو بھی اَلْجَارُوْنَ اور اَلْجَارَاتِ ہی جمع ہوگی۔ لیکن ثروت جمع جَارِیَاتُ ہی رہے گی۔

مشق ۱۱۔ اندر درجہ ذیل واحد اسموں کی جمعیں "وَر" "یْن" اور "اِت" لگ کر

بنائیے اور معنی بھی کیجیے :- (۱) صَالٌ (۲) شَارِبٌ (۳) دَاۤیِعٌ (۴) ذَاۤیِعٌ (۵) بَالٌ (۶) مَرْدُوْدٌ (۷) مَقْتُوْلٌ (۸) مَقْتُوْلَةٌ (۹) مَائِلٌ (۱۰) لَائِلٌ (۱۱) رَائِقٌ (۱۲) مَجْمُوْعٌ (۱۳) حَائِلٌ (۱۴) عَائِلٌ (۱۵) فَاۤتٌ (۱۶) حَادِقٌ (۱۷) صَائِقٌ (۱۸)

مَائِمَ (۱۹)، مَغْضُوبٌ (۲۰)، مَطْهُوٌّ (۲۱)، مَذْمُوعٌ (۲۲)، مُنْعَتِي (۲۳)، مَكْلُومٌ (۲۴)
 مُسْلِمٌ (۲۵)، مُؤْمِنٌ (۲۶)، عَابِدٌ (۲۷)، خَاسِرٌ (۲۸)، خَالِقٌ (۲۹)، مُخْلَقٌ
 (۳۰)، خَاشِعٌ (۳۱)، كَاشِفٌ (۳۲)، مَهْدِيٌّ -

مشق (۳) جیسے صحیح کجیہ (۱) الْكَافِرِينَ كَاذِبِينَ (۲) إِنَّ الْمُسْلِمُونَ سَابِقِينَ -
 (۳) مَنَ بَارِئَاتٍ (۴) إِنَّ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ لِلَّهِ (۵) دَعَوْتُ الْمُسْلِمُونَ
 وَالْمُسْلِمَاتِ (۶) إِنَّ الْمَسْجِدَ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (۷) قَامُمْ بِصَادِقِينَ
 (۸) هُمْ قَائِمُونَ وَهُمْ بَاقِيُونَ (۹) أَنْتَ قَائِمٌ وَهَنَ بَاقَانَا (۱۰) هَذَا
 الْمُسْلِمُونَ -

مشق (۳) مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیے :-

(۱) اے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں جنت میں ہیں (۲) اللہ نے
 مسلمانوں کو نماز اور زکات کا حکم دیا (۳) میں جاہلوں میں سے نہیں ہوں
 (۴) اللہ مسلمانوں اور کافروں کو جمع کرے گا (۵) میں سچے مردوں اور
 سچے عورتوں اور صحیحے مردوں اور جھوٹی عورتوں کو پہچانتا ہوں -
 (۶) میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۷) وہ سب ہدایت دے رہے ہوں
 (۸) میں اور وہ سب (موت) ہدایت دی ہوئے ہیں -

الدَّرْسُ الثَّانِي

(۲- دوسرا سبق)

ہُمْ، ان سب مذکر یہ جمع کی جمع ہے۔ حَتَّ، ان سب رُتوت (یہ خاک کی جمع ہے) کُتْم، تم سب رندگہ (یہ ک کی جمع ہے) کُنَّ، تم سب رُتوت (یہ ک کی جمع ہے) نا۔ ہم سب (مذکر و مؤنث) یہ ”نَجی“ کی جمع ہے

(۱) اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ (۲) قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۳) لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۴) وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ۔ وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ (۵) وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ۔ كُنتُمْ دِيْنَكُمْ وَاِيَّايَ دِيْنِ (۶) ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۷) اَللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ (۸) اَللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (۹) هٰذَا كِتَابُنَا (۱۰) اَنَا مَعَكُمْ (۱۱) اِلَهُنَّ مُسْلِمَاتٌ وَاسْتَغْنِيْ كَافِرَاتٌ (۱۲) رَّاْيَهُنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ (۱۳) مَا رَاَيْتُكُنَّ فِي السُّوقِ (۱۴) لَيْسَتْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۱۵) مَا ظَلَمْنَا هُمْ (۱۶) مَا ظَلَمُوْنَا (۱۷) رَاعَتْ عَنَّا وَاغْفِرْنَا وَارْحَمْنَا (۱۸) لَا عِلْمَ لَنَا (۱۹) رِي عَمِيْنِيْ وَكُلُّكُمْ عَمَلُكُمْ (۲۰) اَللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ (۲۱) اَللّٰهُ الْغَنِيُّ وَالْغَنِيُّ

ان جملوں کے معنی آپ خود کیجیے [جملہ (۵) کے آخر میں ہیں دراصل (۱۲) کے معنی آپ نے دو قسم کی ضمیریں پڑھی ہیں ایک تو ہُو، دُی، اَنْتَ، اَنْتَ اور اَنَا نیز ان کی ہمیں دوسری قسم کی ضمیریں

”کَ، هَا، لَ، لَ، یَ“ پڑھی ہیں اور اس سبق میں اسی دوسری قسم کی ضمیروں کی جمع ہے، یہ ضمیریں یا تو (۱) زیر دینے والے حرکت کے بعد آتی ہیں جیسے جملہ (۶) و (۱۷) و (۱۸) میں، یا (ب) اضافی ناموں کے بعد جیسے جملہ نمبر (۱۰) میں یا (ح) یہ ضمیریں کسی نام کے بعد مضان الیہ بن کر آتی ہیں جیسے جملہ (۱۱) و (۲۱) میں یا (د) یہ ضمیریں مبتدا کو زیر دینے والے الفاظ کے بعد آتی ہیں جیسے جملہ (۱۱) و (۱۲) میں یا پھر یہ ضمیریں متعدی فعل کے بعد اس سے مل کر آتی ہیں اور اس وقت یہ ”مفعول بہ“ ہوتی ہیں جیسے جملہ (۱۲) و (۱۳) و (۱۵) و (۱۶) وغیرہ مختصراً یوں سمجھئے کہ هُوَ، هِيَ، اَنْتَ، اَنْتِ، اَنَا اور اُن کی جمعیں (جو گیارہویں حصہ میں گزریں) وہاں استعمال ہوتی ہیں جہاں ظاہر اسم پر پیش ہو یعنی جب وہ جملہ میں مبتدا، فاعل یا نائب فاعل ہوں، دیکھئے اسی حصہ کے پہلے سبق میں (۱) کے تحت لکھے ہوئے جملوں کی ضمیریں) لیکن جب یہ ضمیریں ایسے موقع پر استعمال ہوں جہاں ظاہر اسم پر زبر یا زیر ہوتا ہے تو پھر اس سبق کے اوپر درج شدہ جمعیں استعمال کی جائیں گی۔ ان جمعوں میں ”هُوَ، هِيَ، اُوْرُکَ، هَا“ کی جمعیں مشترک ہیں یعنی ”هُنَّ اور هُنَّ“ یہ ہر موقع پر استعمال ہو سکتی ہیں۔

مشق (۱) مندرجہ ذیل جملوں کے خلاف کو جمع کی مناسب ضمیروں سے پُر کیجئے اور بتائیے کہ اس ضمیر کا واحد کیا ہے نیز جملوں کے معنی بھی لکھیے :-

(۱) ...يَعْلَمُونَ وَ... لَا يَعْلَمْنَ (۲) اِنَّ... لَا يَعْلَمُونَ وَ
اِنَّ... يَعْلَمْنَ (۳) لَا يَعْلَمُونَ وَ... يَعْلَمُونَ (۴) لَا يَعْلَمُونَ وَ... يَعْلَمُونَ

وَالْكِتَابُ... رَأَيْتُمْ... تَبْدَأُ وَتَكْتُمُ... لَا تَسْأَلُونَ -

مشق (۴) ذیل کے جملوں کے خلاف کو جمع کی مناسب متکلم ضمیروں سے پُر کیجیے :-

(۱) هَذَا بَيْتٌ... وَ هَذِهِ سَيَّارَةٌ... (۲) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۳) مَا رَأَيْتُ... وَالْكِتَابُ... وَالْكِتَابُ... وَالْكِتَابُ...
(۴) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۵) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۶) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۷) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۸) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۹) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۱۰) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...

مشق (۵) مندرجہ ذیل جملوں کے خلاف جمع مخاطب (دعائیں) کی مناسب ضمیروں سے پُر کیجیے :-

(۱) مَا رَأَيْتُ... وَالْكِتَابُ... وَالْكِتَابُ... وَالْكِتَابُ...
(۲) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۳) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۴) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۵) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۶) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۷) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۸) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۹) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۱۰) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...

مشق (۶) مندرجہ ذیل ضمیروں کی جہیں لکھیے :-

(۱) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۲) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۳) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۴) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۵) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۶) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۷) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۸) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۹) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...
(۱۰) كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ... كَتَبْتُ...

۳۔ الدَّرْسُ الثَّالِثُ

(۳۔ تیسرا سبق)

هُوَ كَلِمَةٌ بِه سَبْ، اِنْ سَب (مذکر و مؤنث) یہ ہذا اور ہذیم (دونوں کی جمع ہے)
 اُولَئِكَ وہ سب، اِنْ سَب (مذکر و مؤنث) یہ ذَلِکَ اور تِلْکَ (دونوں کی جمع ہے)
 الَّذِیْنَ وہ لوگ جو، جنہوں، جن لوگوں (یہ اَلَّذِی کی جمع ہے)
 اللَّائِی، اللَّائِی وہ عورتیں جو، جنہوں، جن عورتوں (یہ اَلَّتِی کی جمع ہے)
 شَدَّ - یَشْدُو: سخت اور مضبوط ہوا۔

(۱)

(۱) اُولَئِكَ مُشْرِکُونَ وَ هُوَ لَا یَسْتَلِیْمُونَ (۲) اُولَئِكَ کَافِرَاتٌ
 وَ هُوَ لَا یَسْتَلِیْمُنَّ (۳) هُوَ لَا یَنَاقِی (۴) اُولَئِكَ اِنْسَانِی (۵) هُوَ لَا
 اَسَاتِدَ تَنَا وَ اُولَئِكَ اُسْتَاذٌ اُنْهَضَ (۶) اُولَئِكَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا
 بِاللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ (۷) اُولَئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوا وَ اُولَئِكَ مَا یُنْزَوْنَ
 (۸) هُوَ لَا یَبْصُرُونَا فِی الْمُعْصِیَةِ (۹) هُوَ لَا یَلْقٰی صَکْرًا
 عَلٰی الْمُجِیئَةِ (۱۰) اِنَّ الَّذِیْنَ یُکْفَرُونَ بِآیَاتِ اللّٰهِ لَیْکُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
 (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یُکَذِّبْنَ لَیْکُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ۔

[جملوں کے شکل الفاظ کی تشریح] جملہ (۲) اُنْبَاء جمع ہے اِنْسَانِ کی
 (۱) جمع بَنُوْنَ اور بُنِیَّتِ بھی ہے) جملہ (۵) اَسَاتِدَ اُسْتَاذ کی جمع
 ہے اور اُسْتَاذَات جمع ہے اُسْتَاذَہ کی۔ جملہ (۱۱) شَدِیْد اسم تعَبُّل

یے سب سے یعنی سخت۔

(قاعدا) عربی میں کسی واحد اسم کی جمع دو قسم کی ہوتی ہے ۔ پہلی قسم کی جمع وہ ہے جو واحد کے آخر میں "وَن" یا "یْن" یا "اِیْن" بڑھا کر بنتی ہے ایسی جمع میں چونکہ واحد کی شکل صحیح و سالم رہتی ہے لہذا اس جمع کو "جمع سالم" کہتے ہیں ، مذکر کی جمع ہو تو "جمع مذکر سالم" اور مؤنث کی جمع ہو تو "جمع مؤنث سالم" کہلاتی ہے ، دوسری قسم کی جمع وہ ہے جس میں واحد کا وزن اور واحد کی شکل صحیح و سالم نہیں رہتی بلکہ ٹوٹ جاتی ہے ایسی جمع کو "جمع مکسر" کہتے ہیں ، مکسر کا مادہ "ك س ر" ہے کسر کے معنی ہیں "ٹوٹا" مکسر کے معنی ہیں "ٹوٹا ہوا" مثلاً مُسْلِمٌ کی جمع "مُسْلِمُونَ یا مُسْلِمِیْنَ" جمع مذکر سالم ہے اور "مُسْلِمَاتٌ" جمع "مؤنث سالم" ہے ، لیکن اُشْنَادُ کی جمع اُشْنَادٌ جمع مکسر ہے ۔ اس لئے کہ اس جمع میں واحد کی شکل یعنی اُشْنَادُ کا وزن ٹوٹ گیا ہے ۔

(ب)

- (۱) هَذِهِ كُتُبٌ (۲) تِلْكَ أَقْلَامٌ (۳) هَذِهِ كُرَاسِيٌّ (۴) تِلْكَ بُيُوتٌ (۵) هَذِهِ دُكَاكِينٌ (۶) تِلْكَ مَسَاجِدُ (۷) هَذِهِ مَكَابِتُ (۸) تِلْكَ بِلَادٌ (۹) هَذِهِ أَبْوَابٌ (۱۰) هَذِهِ مَدَارِيسُ (۱۱) هَذِهِ سَيَّارَاتٌ (۱۲) تِلْكَ طَيَّارَاتٌ (۱۳) هَذِهِ جَوَائِدُ (۱۴) تِلْكَ كَوَاسِمَاتٌ (۱۵) فِي غُرَفَتِي حَسَادِيْقٌ وَصُرُرٌ (۱۶) فِي بَيْتِي كِلَابٌ وَحُمُرٌ (۱۷) فِي الْبَحْرِ سَفُنٌ (۱۸) فِي بِلَادِنَا جِبَالٌ وَأَنْهَارٌ (۱۹) لَهُمْ آذَانٌ وَاعْيُنٌ وَفُتُوکٌ وَآيِدٌ وَأَجَلٌ (۲۰) لَنَا رُؤُوسٌ وَبُطُوکٌ وَوُجُوهُ وَأَقْدَامٌ وَظُلُورٌ وَشَفَاؤُ -

[اوپر کے جملوں میں جتنی جمعیں ہیں وہ پہلے حصہ کے اسموں کی ہیں آپ خود معلوم کیجئے کہ وہ کن اسموں کی جمعیں ہیں، چند مشکل سے معلوم ہونے والی جمعیں ہم ذیل میں بتا رہے ہیں، ان جملوں کے معنی آپ خود کیجئے]

جملہ (۱۲) میں جَوَائِدُ جمع ہے جَوَیْدَہ کی جملہ (۱۳) میں شُرَرُ جمع

ہے سِرَیْیَرُ کی جملہ (۱۵) میں حَمَرٌ جمع ہے حَمَارٌ کی جملہ (۱۶) میں سُفُنٌ جمع ہے سَفِیْنَتٌ کی جملہ (۱۸) میں اَیْدٍ جمع ہے یَدٌ کی اس جمع کے آخر میں بجائے پیش کے دو زیر اس لئے آئے ہیں کہ اس کے آخر میں حرف علت ہے یعنی مَدَّ کا مادہ ی دی ہے، یہ اسی طرح ہے جیسے بَاکِ، راضٍ وغیرہ اُر گئے سے الَیْیَدِی ہو جائے گا۔ جملہ (۱۹) میں شِفَاۃ جمع ہے شَفَۃ

کی [قَاعِدَہ] ب کے تحت لکھے ہوئے جملوں میں تمام جمعیں "جمع مکسرہ" ہیں، جمع مکسرہ کے بہت سے وزن ہوتے ہیں، سرِ درست آپ کو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کس لفظ کی کیا جمع بنے گی لغت کی کتاب ہی دیکھنا چاہیئے، بعض اوقات ایک لفظ کی بہت سی جمعیں بھی آ جاتی ہیں۔ اُمُتٌ میں (جو عربی کی متوسط لغت ہے) جمع بنانے کے لئے علامت "ج" رکھی گئی ہے ہم بھی آئندہ اسی علامت (ج) کے ذریعہ آپ کو واحد کی جمعیں بتائیں گے۔

۱) کے تحت جملوں کو دیکھئے ان میں جہاں "خبر" جمع ہے "مبتدا" بھی جمع ہے لیکن "ب" کے تحت جملہ (۱۲) تک آپ دیکھیں گے کہ جہاں "خبر" جمع ہے "مبتدا" واحد مؤنث ہے، قاعدہ یہ ہے کہ اگر "خبر" عقلمندوں کی جمع ہو تو اس کے لئے مبتدا بھی (عموماً) جمع ہی لایا جاتا ہے

لٰكِن اَكْرَهٌ خَيْرٌ مِّنْ قَتْلِ بَانُوْرٍ يَّا بَے جَانِ چيزوں كى جمع ہو تو اس كے لئے مبتدا واحد مَوْثِ هِى لایا جاتا ہے ۔

(لَوْث) قَوَائِلُ قَوَائِلُ، مَنَاقِلُ يَّا مَنَاقِلُ كے ذرئوں یر آنے والى جموں كے آخر میں تَوْحِينَ نہیں لگائى جاتى ہے جیسے ذَكَرَكَيْنِ، كَوَارِثُ مَسَاجِدُ، مَكْرَتَيْنِ وَنِیْرُہ ۔

(ج)

(۱) الْمُسْلِمُونَ صَادِقُونَ (۲) الْكَافِرُونَ كَاذِبُونَ (۳) الْكُفْرَانُ كِبَارُونَ (۴) النَّاسُ صَادِقَاتُ (۵) النَّاسُ حَاصِرُونَ (۶) الْمُسْلِمُونَ غَايِبَاتُ (۷) الْبَرَكَاةُ يَتَغَبُّونَ وَالْبَرَاءَةُ يَتَمَلَّنَ (۸) الْجَاهِلُونَ حَاصِرُونَ (۹) الْكَاذِبَاتُ يَفْزُونَ وَ الْحَايِسَاتُ يَنْدَمْنَ ۔

[ان جملوں كے معنے آپ خود كھیجئے ۔ جملہ (۵) میں النَّاسُ جمع ہے اِنْسَانُ كى یعنی لوگ، بہت سے اِنْسَان اور جملہ (۶ و ۷) میں الْبَرَكَاةُ، الْبَرَاءَةُ اور الْبَرَاءَاتُ، اِمْرَاةٌ یا مَرْأَةٌ كى جمعیں ہیں یعنی عورتیں]

(فَاعِلٌ) اوپر كے جملے اسمیہ ہیں ان میں مبتدا عقل مندوں كى جمع ہے (جمع سالم ہے یا مُكْتَسَر) اِس لئے خبر كھبى (خواہ اُتم ہو خواہ فعل) جمع آئى ہے ۔

(ح)

(۱) الْاَبْهَامُ جَارِيَةٌ (۲) الْاَذَانُ سَامِعَةٌ (۳) الْاَبْهَامُ نَائِمَةٌ (۴) الْاَبْهَامُ حِلَّتْ (۵) الْاَبْهَامُ لُصْبَتْ (۶) الْاَبْهَامُ نَائِمَةٌ (۷) الْاَبْهَامُ نَائِمَةٌ (۸) الْاَبْهَامُ خَالِفَةٌ (۹) الْاَبْهَامُ تَسْمَعُ (۱۰)

الْعَبُوثُ سَرَى ۱۱۱۱ الَّا يَدُوْى طَوْبَلَهٗ -

[ان جملوں کے معنی آپ خود کیجیے۔ نَصَبَ مِنْ نَصَبًا: جما کر کھڑا کیا، نسب کیا۔ اِلَّا يَدُوْى: اونٹوں کا گلہ (یہ لفظ جمع ہی ہے، ایک اونٹ کو "جَمَلٌ" یا "بَعِيْرٌ" کہتے ہیں اُونٹنی کو "نَاقَةٌ" کہتے ہیں) ترجمہ کرنے میں فعل معلوم یا فعل مجہول کا خیال رکھیں]

(قَاعِلٌ) اگر مبتدا غیر عقل مندوں (بے حمان چیزوں یا بے عقل جانوروں) کی جمع ہو تو اس کی خبر (خواہ اسم ہو یا فعل) واحد نمونہ آتی ہے دیکھیے اوپر لکھے نمونے جملے۔

(ل)

(۱) يَقُوْلُ الْكَافِرُوْنَ (۲) كَقُوْلِ الْكَافِرَاتِ (۳) ذَهَبَ الْمُسْلِمُوْنَ
(۴) ذَهَبَ الْمُسْلِمَاتِ (۵) جَاءَتْ (۶) [يَا جَاءَ] (شَوْءٌ) (۷) قَالَ (۸) [يَا فَالَنْ] الْمَلِيْكَهٗ (۹) شَهِدَ (۱۰) [يَا شَهِدَ] (۱۱) اَلرِّجَالُ (۱۲) اَكَلِ (۱۳) [يَا اَكَلِ] اَلْقَوْمُ
(۱۴) عِيْلَتِ اَنْدِيْهِمْ (۱۵) كَسَبَتْ قُلُوْبُهُمْ (۱۶) شَهِدَتْ اَرْجُلُهُمْ (۱۷) فَوَّتِ
الْحُمْرُ (۱۸) تَجَرَّى اِلَآ نُقَارُ (۱۹) بَكَبِ الْعَبُوثُ (۲۰) مَا تَبِ اِلَّا يَدُوْى (۲۱)
كَفَرَ (۲۲) [يَا كَفَرَتْ] النَّاسُ (۲۳) صَدَقَتْ (۲۴) [يَا صَدَقَتْ] الْمِنَاءُ (۲۵) جَاءَتْ
الْمُعَلِّمَاتُ وَجَلَسْنَ عَلَى الْكُرَاسِيِّ ثُمَّ اَكَلْنَ وَشَرِبْنَ (۲۶) جَاءَ
الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدِيْ ثُمَّ جَلَسُوْا وَفَرَّطُوْا الْفُرَاتِ ثُمَّ سَرَجَعُوْا اِلَى
بُيُوْتِهِمْ (۲۷) جَاءَتْ اِلَّا يَدُوْى وَ اَكَلَتْ مِنْ ثَابِ الْاَرْضِ وَ شَرِبَتْ
السَّاءُ مِنَ الْحَوْضِ ثُمَّ ذَهَبَتْ (۲۸) نَبَتِ الْاَشْجَارُ ثُمَّ طَالَتْ
(۲۹) جَاءَ الْقَوْمُ ثُمَّ ذَهَبُوا (۳۰) جَاءَتْ الْمِنَاءُ ثُمَّ ذَهَبَتْ
[ان جملوں کا ترجمہ آپ خود کیجیے۔ جملہ (۲۱) میں "نَبَتْ"]

نَبَاتٌ مَسَاثًا، اَکَا، نَکَل، پِیَا ہُوا (درخت، پودا وغیرہ) جملہ (۲۰) میں "نَبَاتٌ" کے معنی زمین پر اُگنے والے پودے، بوٹیاں درخت وغیرہ ہیں (یہ نَبِت کا متدرج بھی ہے) یہ لفظ ظاہر تو واحد ہے لیکن جمع کے لیے بولا جاتا ہے، اگر ایک پودا یا ایک بوٹی کہنا ہو تو اس لفظ کے آخر میں "ثُو" بڑھا کر "نَبَاتِثُ" کہا جائے گا۔ جملہ (۱۶) میں "مَلَکَکَ" کے معنی "فرستے" ہیں اس کا واحد "مَلَکَ" ہے (یہ یاد رکھیے کہ اس کا مادہ "اَل ک" ہے۔ "مَلَکَ" دراصل "مَلَکَکَ" لُحَا، جملہ (۸) و (۲۲) میں فَعِلَ کے معنی رِخَال یا کُماست ہیں یعنی "لوگ" بہت سے مرد یا انسان" یہ لفظ بظاہر واحد معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل جمع ہے۔

(فَاعِلِ) اوپر (س) کے نیچے تمام فعلیہ جملے ہیں، ان میں "فاعل" جمع ہے۔ جملہ فعلیہ میں "ذفاعل" سے پہلے آئے والا فعل ہمیشہ واحد ہوتا ہے۔

(i) اگر فاعل جمع مذکر سالم ہو تو فعل واحد مذکر آتا ہے، دیکھیے جملہ (۱) و (۳) و (۱۹)

(ii) اگر فاعل جمع مؤنث سالم ہو تو فعل واحد مؤنث آتا ہے، دیکھیے جملہ (۲) و (۴) و (۱۸)

(iii) اگر فاعل عقلمندوں کی جمع ہو لیکن سالم نہ ہو بلکہ جمع مکسر ہو تو فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث (دونوں طرح) آ جاتا ہے، دیکھیے جملہ (۵) تا (۸) اور (۱۶) و (۱۷)۔ ایسی صورت میں جہاں فعل مذکر ہو آپ کو اختیار ہے کہ وہاں فعل مؤنث بھی استعمال

کہ دیں یا جہاں فعل مَوْتُث ہو آپ کو اختیار ہے کہ اسے مذکر استعمال کر لیں لیکن بہر حال فعل واحد ہی رہے گا مثلاً جملہ (۲۲) میں آپ ”جَاءَ“ کے بجائے ”جَاءَتْ“ بھی استعمال کر سکتے ہیں اسی طرح جملہ (۲۴) میں آپ ”جَاءَتْ“ کے بجائے ”جَاءَ“ بھی کہہ سکتے ہیں۔

(iv)، اگر فاعل بے عقل جانوروں یا بے جان چیزوں کی جمع ہو تو فعل واحد مَوْتُث ہی استعمال ہوتا ہے، دیکھئے جملہ (۱۹) سے (۱۵) تک (۱۶)، اگر فاعل کے بعد فعل آئے تو دیکھنا پڑے گا کہ فاعل عقل مندوں کی جمع ہے یا بے عقلوں اور بے جان چیزوں کی جمع ہے اگر فاعل عقل مندوں کی جمع ہو تو بعد میں آنے والا فعل اس (فاعل) کے مطابق ہوگا دیکھئے جملہ (۱۸) میں ”جَلَسَتْ، أَكَلَتْ و شَرِبَتْ“ جمع مَوْتُث آئے ہیں اس لئے کہ ان سے پہلے فاعل (الْعِلْمَاتُ) ہی جمع مَوْتُث ہے، اسی طرح جملہ (۱۹) میں ”حَلَسُوا، قَرَأُوا وَحَبَسُوا“ جمع مذکر آئے، اس لئے کہ فاعل ”الْمُسْلِمُونَ“ جمع ہے، مزید مثالیں جملہ (۲۲) و (۲۳) میں دیکھئے۔ لیکن جب فاعل بے عقلوں یا بے جان چیزوں کی جمع ہو تو بعد میں آنے والا فعل واحد مَوْتُث ہی رہے گا۔ دیکھئے جملہ (۲۰) میں أَكَلَتْ، شَرِبَتْ، ذَهَبَتْ واحد مَوْتُث ہیں اس لئے کہ فاعل ”الْإِبِلُ“ بے عقل جانوروں کی جمع ہے، اور جملہ (۲۱) میں طَلَّتْ واحد مَوْتُث ہے کیونکہ فاعل (الْأَشْجَارُ) بے عقل چیزوں کی جمع ہے۔

مشق (۱) عربی بنائیے :-

(۱) بیٹوں نے پڑھا اور بیٹیوں نے نہیں پڑھا (۲) وہ (مذکر)

۴۔ الدُّرُسُ الرَّابِعُ

(۴۔ چوتھا سبق)

عَقَلَ - عَقْلًا : اُس نے عقل سے کام لیا، سمجھا، غور و تدبیر کیا۔
 عَدَّ - عَدًّا : اُس نے شمار کیا، گنا۔
 مَكَتَ - مَكْتًا : وہ ٹھہرا رہا، اقامت کی۔
 سَكَنَ - سَكْنًا : ٹھہرا، اقامت کی۔

(۱) اَلْمُسْلِمُونَ الصَّادِقُونَ فَاِزْنُوز (۲) اَلْاَمَّهَاتُ الْعَالِيَاتُ
 اِزْنَاتُ (۳) الْكَابِرُونَ الظَّالِمُونَ حَاسِرُونَ (۴) الْبَنَاتُ السَّاعِيَاتُ
 اِزْنَاتُ (۵) الرِّحَالُ السَّاعُونَ فَاِزْنُوز (۶) اَلْقَوْمُ الظَّالِمُونَ
 حَاسِرُونَ (۷) اَلنِّسْوَةُ الْحَاسِرَاتُ بَاهِلَاتُ (۸) الرِّجَالُ الْعَالِمُونَ
 لَيْلُونَ (۹) اَلنِّسَاءُ الْحَاسِرَاتُ كَثِيرَاتُ -

[ان جملوں کے معنی آپ خود سمجھیں، ان میں پہلا مرکب تو صیغہ مبتدا ہے، جملہ (۲) میں ”اَلْاَمَّهَاتُ“ اُمُّ کی جمع ہے]
 زُفَّارِیٰ عِلْمِیٰ عقل مندوں کی جمع خواہ سالم ہو یا مُکَسَّر اس کی صفت
 ی جمع ہی آل ہے، دیکھئے اوپر کے جملوں میں مرکب تو صیغہ -

(۱) سَبَحًا اَنْبَاءً عَظِيمَةً (۲) فِي بِلَادِنَا جِبَالٌ عَالِيَةٌ (۳)
 نَا نَفْسًا كَثِيرَةً كَثِيرَةً (۴) فِي الْكُتُبِ عُلُومٌ نَافِعَةٌ (۵) رَاٰنَا
 الْكَلَابِ الْجَائِعَةِ (۶) فِي بِلَادِنَا مَدَارِسُ كَثِيرَةٌ وَ مَسَاجِدُ

كَبِيرَةٍ (۷) لَهُمْ آذَانٌ سَامِعَةٌ وَ أَيْدٍ عَامِلَةٌ وَ قُلُوبٌ عَايِلَةٌ (۸) مَلَكُوتٌ بَلَدٌ أَيْ مَا مَعْدُودَةٌ (۹) الْأَيَّامُ الْمَانِيَةُ لَا تَعُودُ (۱۰) لَهُمْ رُؤُوسٌ صَغِيرَةٌ وَ بَطُونَ كَبِيرَةٌ (۱۱) فِي الْجَنَّةِ مَسَاكِينٌ طَبِيبَةٌ وَ أَنْهَارٌ جَارِيَةٌ -

[ان جملوں کے معنی آپ خود کیجئے جملہ نمبر (۸) میں پیکر انجی کے معنی فی کدراشی ہیں یعنی "کراچی میں" اس طرح "ب" کے معنی "ہی" ہو جاتے ہیں مَسَاكِين کا واحد مُسَكِّن ہے یہ سَكَن سے اسم ظرف ہے یعنی آقامت گاہ، رہنے کی جگہ]

(فَاعِلٌ) اگر موصوف بے عقل جانوروں یا بے جان چیزوں کا جمع ہو تو سنت عموماً واحد مُؤَنَّث ہی آتی ہے اور یہی بہتر اور افضل طریقہ ہے۔ اوپر کے جملوں میں یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن آپ کو اجازت ہے کہ آپ سنت کو بجائے واحد مُؤَنَّث لائے کے جمع مُؤَنَّث سالم بن کر لائیں مثلاً کُتُبٌ کَثِيرَاتٌ یا نَبَاتٌ مَعْدُودَاتٌ۔

اوپر کے جملوں میں ایک اور چیز جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جہاں موصوف ایسی جمع ہے جس پر تنوین نہیں آتی (مَفَاعِلٌ یا مَفَاعِيلُ کے وزن پر ہونے کے باعث) تو ان کی صفت پر تنوین آ جاتی ہے مثال کے لئے دیکھئے جملہ (۶) و (۱۱)

مشق (۱) عربی بنائیے۔ (۱) میں نے منے دانے پہرے دیکھے۔ (۲) بے شک ہمارے لئے جنت میں اچھی آقامت گاہیں ہیں (۳) کھیلنے دانے بچے ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے (۴) کمرہ میں گئے ہوئے مرد ہیں (۵) یہ صبر کرنے والی عورتیں ہیں (۶) ان کی (ان کے لئے)

مذکور متلیں ہیں (۷) ہم راول پنڈی میں گئے ہوئے دنوں میں ٹھہریں گے
مشق (۲) ذیل میں دیئے ہوئے الفاظ اور ان کے معنوں کی مدد سے
دریچے کے جملوں کے معنی لکھیے :-

(۱) رَفَعَ رَفْعًا بلند کیا ، اُدِنَا کیا ، اُطْهَیَا (۲) وَضَعَ دُضْعًا رکھا
یلا (۳) صَنَعَ صُغًا صفت میں جمایا - (۴) بَتَّ بَشًّا پھیلایا ، بچھایا (۵)
اَشَدَّ اَشَدًّا سیدھی راہ چلا ، راہ راست پر ہٹوا (۶) كَوَّنَ كِبَالًا
راج اکو اب (۷) مُتَرَفِّعٌ گد بلا ، فرش ، تکیہ ، ج تمارِقُ (۸) ذُرْبِیَّةٌ
تکیہ دار گدا ج ذُرَابِیُّ (۹) خَلِیْفَةٌ خلیفہ ، نائب ، ج خُلَعَاءُ
(۱۱) فِي الْجَنَّةِ سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ (۱۲) وَ اَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ -
(۱۳) وَ تَمَارِقٌ مَصْمُوعَةٌ - (۱۴) وَ زُرَابِیُّ مَبْنُوعَةٌ -
(۱۵) اَتَخَلَّفُ السَّارِیْنَ مَهْدِیُونَ -

مشق (۱۴) اس سہن کے پہلے بارہ سے جملہ (۱۱) و (۱۲) و (۱۳) و (۱۴) و (۱۵)
۱۹۱ پر اِس لگا کہ لکھیے -

۵۔ الدَّرْسُ الْخَامِسُ

(۵۔ پانچواں سبق)

ذُوذُنْ: والے، یہ ”ذو“ کی جمع سے ”ذَوَاتُ“ کی جمع ذَوَاتُ (دالیاں) آتی ہے
 اُولُوذُنْ: والے، یہ بھی ذُو کی جمع سے، مُوْتَشَّجِجِجْ اُولُوذُنْ (دالیاں) آتی ہے
 حَنْمُ: بُت، جِجْ اَضْنَامُ - وَفَّجْ - وَفَّوْعًا: واقع ہوا۔
 (۱)

(۱) مُسْلِمُو الْجَنَّةِ صَابِرُونَ (۲) ثُمَّ ظَالِمُونَ أَنْفُسِهِمْ (۳) هُوَ لَا يَرْ
 شَارِبُونَ الْخَمْرَ (۴) اُولَئِكَ ذُوو الْعِلْمِ (۵) هُوَ لَا يَرْشَارِبُونَ الْخَمْرَ (۶) تَرَأَتْ
 مَا وَفَّعَ عَلَى كَافِرِي الْعَرَبِ (۷) إِنَّمَا فَاعِلُهُ وَاللَّهُ (۸) هُمْ فَتَرَكُوا بَيْنَهُمْ
 (۹) اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۰) اِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَنْصُرُونَ الْمُسْلِمِينَ
 (۱۱) مُسْلِمُو الْجَنَّةِ يَنْصُرُونَ مُسْلِمِي الْكَافِرَةِ (۱۲) يَتَّبِعُ الْمُسْلِمُونَ
 اللَّهَ فَهُمْ عَابِدُو اللَّهِ (۱۳) وَكَفَّيْهِ الْكَافِرُونَ الْأَضْنَامُ فَهُمْ عَابِدُو
 الْأَضْنَامِ -

(ترجمہ) (۱) ہند کے مسلمان صبر کرنے والے ہیں (۲) وہ اپنی جانوں پر ظلم
 کرنے والے ہیں (۳) یہ سب شراب پینے والے ہیں (۴) وہ سب علم
 ہیں (۵) یہ سب لوگ امر والے (یعنی حکام) ہیں (۶) میں نے پڑھا ہے
 کچھ عرب کے کافروں پر واقع ہوا (۷) بے شک ہم اللہ کی مدد کرنے
 والے ہیں (۸) انہوں نے اپنے بیٹوں کو مارا (۹) اعراب اللہ کے

ہے جو عالموں کا پروردگار ہے (۱۰) بے شک مسلمان مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں (۱۱) ہند کے مسلمان انگیکنڈ کے مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں (۱۲) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو وہ اللہ کی عبادت کرے والے ہیں (۱۳) اور کافر بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو وہ بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(قاصد ۷) مرکب اضافی میں اگر جمع ذکر سالم مضاف ہو تو اس کے آخر کا نون اڑ جاتا ہے۔ دیکھیے جملہ (۱) کا مُسْلِمُو الْہِندِ "در اصل مُسْلِمُونَ الْہِندِ" تھا، اسی طرح جملہ (۲) میں کَاغِبِی الْعَرَبِ "کَاغِبُونَ الْعَرَبِ" تھا اوپر کے جملوں میں جن اسموں کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ جمع مذکر سالم ہیں اور ان کے آخر کا "نون" مضاف ہونے کی وجہ سے اڑا دیا گیا ہے۔ ذُوؤن اور اُوؤنوں دونوں اضافی نام ہے اور مضاف ہونے ہیں ان کے بعد ہمیشہ مضاف الیہ آتا ہے لہذا ہمیشہ ان کے آخر کے نون غائب ہی رہتے ہیں۔

(نورسطا) یہ یاد رکھیے کہ جمع مذکر سالم کو بنی کی جگہ "ون" اور زیر یا زبر کی جگہ "ین" لگتا ہے، اسی لئے اوپر کے جملوں میں مضاف جہاں زیر یا زبر کی جگہ ہے وہاں نون اڑنے کے بعد صرف "ی" باقی رہ گئی ہے دیکھیے جملہ (۱۶) و (۱۸)

(ب)

(۱) هَذَا أَقَمْتُ مَرْيَمَ (۲) رَيْسِي ابْنُ مَرْيَمَ (۳) مَاطِلَةُ بِنْتُ خَدِيجَةَ (۴) ذَهَبَتْ مَرْكُمُ إِلَى خَدِيجَةَ (۵) يَعْبُدُ الْمُسْلِمُونَ رَافِي مَسَاحِدَ (۶) نَحْنُ نَعْرِضُ فِي مَدَارِسَ (۷) مَا وَحَدْنَا كِتَابَكَ فِي ذِكَاكَيْنِ

(۱۰) اِنْخِ فِيْ لَدُنِّكَ -

[ان جملوں کے معنی آپ خود کیجئے]

(قواعد ۵) وہ نام جن پر تنوین نہیں آتی ان پر زیر بھی نہیں آتا اگر وہ منفات ایہ ہو یا ان سے پہلے حرف جر آ جائے تو ان پر بجائے زیر کے زبر ہوتا ہے دیکھئے ادپر کے جملوں میں خط کشیدہ اسماء جن میں سے ہر ایک پر بجائے زیر کے زبر ہے۔

(مجموع)

(۱) اَلْوَابِ الْبَيْتِ مَشْتُوْحَةً (۲) مَا رَأَيْنَاكَ فِيْ ذِكَاكُنِ السُّوْقِ
(۳) ذَهَبَ النَّاسُ اِلَى الْمَسَاجِدِ (۴) قَرَأْنَا فِيْ مَدَارِسِ الْمَسَاجِدِ
(۵) يُجَلِّسُ الْاَسَاتِيْدُ عَلٰی كُرَاسِي الْمَدَارِسِ

(نمہ جہم) (۱) گھروں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں (۲) ہم نے اُسے بازار کی دکانوں میں نہیں دیکھا (۳) لوگ مسجدوں کی طرف گئے (۴) ہم نے مسجدوں کے مدرسوں میں بیٹھا (۵) اساتذہ مدرسوں کی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔
(قواعد ۶) جمع اگر مکتسر ہو تو اس پر حسب قواعد زبر، زیر یا پیش لگتا ہے اس کی مثالیں اسی کتاب کے پچھلے اسباق میں ملیں گی یہاں یہ یاد رکھیے کہ جن اسموں پر تنوین نہیں آتی اگر ان میں سے کوئی "منفات" بنا دیا جائے یا اس پر "ال" لگا دیا جائے تو حرف جر لگنے یا منفات ایہ ہونے کی وجہ سے ان پر ایک زیر لگ جاتا ہے۔
دیکھئے ادپر کے جملوں میں خط کشیدہ اسماء (۱) اگر منفات سے پہلے حرف جر ہے تو اس کے آخری حرف پر زیر ہے اگر "ال" لگے ہوئے ہے اور اس سے پہلے حرف جر ہے یا وہ "ال" لگے ہوئے اسم منفات

الیہ ہے تو بھی اس پر زیر سے)

(۵)

(۱) اُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۲) الصَّادِقُونَ هُمُ الْعَائِزُونَ
(۳) الْمُؤْمِنُونَ هُمُ الصَّالِحُونَ (۴) الْمُسْرِفُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۵)
إِنِّي أَنَا اللَّهُ (۶) إِنَّكَ لَأَمْتٌ يُوسُفُ (۷) إِنَّكَ لَأَنْتَ الْبَاقِلُ
(۸) سَرَكُمُ هِيَ الصَّادِقَةُ (۹) أَبْنَاؤُكُمْ هُمُ الصَّالِحُونَ (۱۰) إِنَّهُ هُوَ السَّبِيحُ
الْعَلِيمُ (۱۱) أَبُوكَ هُوَ الْعَالِمُ (۱۲) إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ صَلَّى
مِنْ سَبِيلِهِ (۱۳) اللَّهُ الصَّهِيدُ -

(فہم جہم) (۱) وہ لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں (۲) سچے ہی کامیاب
ہیں (۳) مومن ہی صالح ہیں (۴) مشرکین ہی ظالم ہیں (۵) بے شک
میں ہی اللہ ہوں (۶) بے شک تو ضرور ہی یوسف ہے (۷) بے شک
تو ضرور ہی جاہل ہے (۸) مریم ہی سچی ہے (۹) تمہارے بیٹے ہی عالم
ہیں (۱۰) بے شک وہ ہی (دوہی) سننے والا جاننے والا ہے (۱۱) تیرا باپ
ہی عالم ہے (۱۲) بیشک تیرا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے اس شخص کو جو
اس کے راستے سے گمراہ ہوگا (۱۳) اللہ ہی صمد ہے (صمد) عربی میں
اس بڑے سردار کو کہتے ہیں جس کے اوپر کوئی سردار نہ ہو اور جس کے
فیصلہ پر کوئی نظر ثانی نہ کرے، نیز ایسا سردار جس کے سب محتاج
ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو)

(قائد) (۱) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں معارف
ہوتے ہیں (یہ اس وقت ہوتا ہے جب جملے میں تاکید اور
زور پیدا کرنا ہوتا ہے اور یہ بتانا ہوتا ہے کہ جو خبر

دی جا رہی ہے۔ دو صرت اس مبتدا ہی کے لئے خاص ہے
 ایسی صورت میں مبتدا اور خبر مل کر مرکب توصیفی معلوم ہونے لگتے ہیں۔
 مثلاً آپ زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے یہ کہیں کہ زید ہی سچا
 ہے "یا ہیرا بختائی ہی عالم ہے" تو آپ کہیں گے "زَبَدًا الصَّادِقُ"
 یا "اَخْوَكُ الْعَالِمِ" مگر سنئے والا یہ سمجھے گا کہ ابھی جملہ پورا نہیں ہوا
 بلکہ یہ مرکب توصیفی مل کر صرت مبتدا چڑھا ہے اور اس کے مننے ہیں سچا
 زید" یا "بیرا عالم بختائی" لہذا اس پر لازم کو دور کرنے کے لئے مبتدا اور
 خبر کے درمیان مبتدا کے ملائی "ہُوَ حَی" کی قسم کی ضمیریں بڑھادی
 جاتی ہیں، اس اضافہ سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ مرکب توصیفی نہیں
 بلکہ (مبتدا خبر کا) پورا جملہ ہے دوسرے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جو
 خبر دی جا رہی ہے دو صرت اسی مبتدا کے لئے مخصوص ہے، اس ضمیر
 کا ترجمہ اردو میں "ہی" کے لفظ سے کیا جا سکتا ہے کبھی بہت ہی
 زیادہ زور اور تاکید پیدا کرنا ہو تو درمیان سے اس ضمیر کو بھی اڑا
 دیا جاتا ہے مثلاً دیکھئے جملہ (۱۳) کبھی صرت زور پیدا کرنے کے
 لئے ہی یہ ضمیر بڑھادی جاتی ہے مثلاً اِنَّا كُنْجُ كَعَلْدَمُ بے شک
 ہم ہی جانتے ہیں" اس جملہ سے اگر "نَحْنُ" ہٹا دیں تو مرکب توصیفی ہو
 تبہ نہیں ہوتا، لیکن زور باقی نہیں رہے گا یہی حال جملہ (۱۲)
 میں "ہُوَ" کا ہے۔

مشق (۱) (۱) کے نیچے کے جملوں میں مندرجہ ذیل تغیر کر کے صحیح
 لکھیے:-

جملہ (۱) پر اِنَّا لَکَافِیۃً، جملہ (۲) میں ظَالِمُوۡہُ سے پہلے مَن

بڑھائیے جملہ (۳) میں ھُوْلاوْ کے بجائے "رَکِبَ" لکھیے جملہ (۴) میں
 دُؤْ سے پہلے "مِنْ" بڑھائیے جملہ (۵) میں ھُوْلاوْ سے پہلے "مَا"
 اور اَوْکُوْ سے پہلے "ب" بڑھائیے جملہ (۷) میں "نَاصِرُوْ" سے پہلے
 "مِنْ" بڑھائیے جملہ (۸) میں سے "صَرَبُوْا" نکال دیجیئے جملہ (۱۰)
 میں سے اِنَّ نکال دیجیئے۔

مشق (۲) عربی بنائیے :-

(۱) بے شک اللہ ہی عزیز و رحیم ہے (۲) وہ سب لوگ
 ہی صالح ہیں (۳) ہم نے کتابوں کو صندوقوں میں پایا (۴) میرا
 علم میرے ساتھ ہے نہ کہ صندوقوں میں (۵) مسلمان ہی سچے ہیں
 (۶) کافر ہی ظالم ہیں (۷) بے شک تو ہی بالضرور جھوٹا ہے۔
 (۸) مریم ہی سچی ہے (۹) مومن عورتیں ہی صالح ہیں (۱۰) میں
 نے مسجدوں کے مدرسوں میں نہیں پڑھا (۱۱) اللہ ہی صمد ہے
 (۱۲) وہ (موت) علم اور ادب والیاں ہیں (۱۳) وہ عزم
 (یعنی پختہ ارادہ) والے ہیں ۔

(۷) اِنَّ الْمَسِيحَ الْمَسْلُوْبَ وَالْمُسْلِمِيْنَ (۸) مَا هُمْ بِصَادِقِيْنَ (۹) هُمْ
فَانُوْنَ وَهُمْ يَاقُوْنَ (۱۰) اَنْتُمْ مَآبِيْآتٌ وَهِيَ يَاقِيَاْتُ (۱۱) هَذَابِيَّتُ
الْمُسْلِمِيْنَ -

مشق (۱۲) عربی بنائیے :- (۱) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فِي الْحَقَّةِ -
(۲) اَسْرَدَلَهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْمَلُوْنِ وَالْمُكَافِي (۳) مَا اَنْتَ مِنْ
الْمَآبِيْآتِ (۴) اَللّٰهُ يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُكَافِي (۵) اَنَا اَعْرِفُ
الْمُكَافِيْنَ وَالْمُكَافِيَاتِ وَالْمُكَافِيْنَ (۶) مَا اَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ (۷) هُمْ مَهْدِيُوْنَ وَهِيَ مَهْدِيَاْتُ -

دوسرا سبق - مشق (۱) هُمْ يَعْلَمُوْنَ وَهِيَ لَا يَعْلَمُ (۲) اِنَّهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ وَهِيَ يَعْلَمُ (۳) اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَهِيَ تَعْلَمُ
(۴) لَعَلَّكُمْ يَفُوْزُوْنَ وَلَئِنْ كُنْتُمْ لَا تَفُوْزُوْنَ (۵) كُنْتُمْ قَبِيْلًا وَلَكِنْ كُنْتُمْ
لَا تَفُوْزُوْنَ -

مشق (۲) مناسب نکلیم ضمیروں سے خلا پر کیجیے :- (۱) بَيْنَنَا... سَيَارِنَا
(۲) نَحْنُ (۳) صَرْمُونَا - لَمَعْنَا (۴) لَنَا دِيْنُنَا وَ لَنَا عَمَلُنَا (۵) عَمَلُنَا
نَحْنُ (۶) نَحْنُ ، نَوْنَا ، اَمَانَا ، خَلَفْنَا (۷) اَبُونَا - اَبُونَا -

مشق (۳) مخاطب (حاضر) ضمیروں سے خلا پر کیجیے :- (۱) اَنْتُمْ - اَنْتُمْ
(۲) اَنْتُمْ - اَنْتُمْ (۳) اَنْتُمْ (۴) اَنْتُمْ (۵) اَنْتُمْ (۶) اَنْتُمْ
(۷) اَنْتُمْ ، اَنْتُمْ ، اَنْتُمْ (۸) اَنْتُمْ (۹) اَنْتُمْ (۱۰) اَنْتُمْ
(۱۱) اَنْتُمْ (۱۲) اَنْتُمْ (۱۳) اَنْتُمْ (۱۴) اَنْتُمْ (۱۵) اَنْتُمْ
(۱۶) اَنْتُمْ (۱۷) اَنْتُمْ (۱۸) اَنْتُمْ (۱۹) اَنْتُمْ (۲۰) اَنْتُمْ -

تیسرا سبق - مشق (۱) عربی بنائیے :- (۱) خَرَأَ الْبَنُوْنَ وَمَا تَرَأَيْتَ

الْبَنَاتِ (۱۲) أُولَئِكَ رِجَالُ الَّذِينَ صَدَقُوا (۱۳) أُولَئِكَ رِجَالُ
 اللّٰتِ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ (۱۴) هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يَكْفُرُونَ (۱۵) هُوَ لَا
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَكْفُرُونَ عَلَى الْمِصْبَةِ (۱۶) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللّٰهِ لَهُمْ
 عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۷) تِلْكَ كُنُيْتُنَا (۱۸) هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (۱۹) أُولَئِكَ
 يَسْأَلُونَ (۲۰) هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (۲۱) التَّوْحِيدُ جِئْتَهُ (۲۲) أَلْعَبُونَ صَغِيرَةً
 (۲۳) رَأَتْ الْعِيُونَ (۲۴) سَمِعَتْ الْأَذْنَ (۲۵) عَمِلَتْ أَيْدِينَا (۲۶) (۱۶)
 الْكُرْاسِي كِبَرَتْ (۲۷) فَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِلَهِ كُنْتُمْ خَلِيفَتُهُ
 إِلَى الْجِبَالِ كُنْتُمْ نَصَبَتْ (۲۸) مَا لَيْتَ (۲۹) أَلَيْسَ (۳۰) قَالَ (۳۱) رِجَالُ
 النَّاسِ (۳۲) مَا (۳۳) رَجَاءُ (۳۴) دَخَلُوا الْمَسْجِدَ (۳۵) رِجَالُ الْمَسْجِدِ (۳۶) وَمَجْدُوا
 إِلَهُ (۳۷) حَارِبِ الْكَلْبِ وَشَرِبَتْ كَبِيرِي ثُمَّ ذَهَبَتْ -
 مشق (۳۸) دیتے ہوئے اوروں سے نکل باس و سارے کی مناسب تکراروں سے طلاء
 پر کیجئے :-

(۱) ذَهَبَ يَا ذَهَبَ . كَذَهَبَ يَا تَذَهَبُ (۲) قَالَ يَا مَا لَيْتَ
 يَقُولُ يَا تَقُولُ (۳) خَدَمْتُ (۴) لَعِبَ بِالْغُلَامِ (۵) تَلَعَبُ بِالْمَنْطَرِ -
 سَمِعْتُ يَا لَسْمَعُ (۶) جَرَتْ يَا تَجْرِبُ (۷) عَمِلْتُ يَا تَعْمَلُ - تَعْمَلُ يَا تَعْمَلُ
 (۸) جَاءَ يَا جَاءَتْ - يَحْيَىٰ يَا يَحْيَىٰ - ثُمَّ ذَهَبُوا يَا يَذْهَبُونَ (۹) كَرَرْتُ
 يَا لَيْفَرُ -

چوتھا سبق - مشق (۱) عربی بنا ہے : (۱) رَأَيْتُمْ وَجْهَهَا فَاجْلَسُوا (۲) إِنَّ
 لَنَا فِي الْجَنَّةِ مَسَاكِينَ طَيِّبَةً (۳) لَنْ يَمُوتَ الْأَوْلَادُ اللَّامِعُونَ (۴)
 فِي الْجَنَّةِ رِجَالٌ مُّعْتَدِدُونَ (۵) هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ صَابِرَاتٌ (۶) لَهُمْ
 عَقُولٌ صَغِيرَةٌ (۷) تِلْكَ رِجَالُ الْمَسْجِدِ أَيْمَانًا مُّعْتَدِدَةً -

مشق (۲) جملوں کے معنی ! (۱) جنت میں بلند کئے ہوئے پلنگ ہیں (۲) اور رکھے ہوئے پیالے ہیں (۳) اور صفت میں جمائے ہوئے گدیئے (بائیکئے) ہیں (۴) اور نبھائے ہوئے تکیہ دار گدیئے ہیں (۵) سیدھی راہ پر چلنے والے خلفاء پرایت دیئے ہوئے ہیں۔

مشق (۳) اِنَّ لِّكَ لَمَّا كَرِهَيْتُ ۝ (۱) اِنَّ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ قَانِرُونَ (۲) اِنَّ ابْنَاتِ السَّاعَاتِ نَابِرَاتِ (۵) اِنَّ الرَّحَالَ السَّاعِيْنَ قَانِرُونَ (۸) اِنَّ الرَّحَالَ الْعَالِيْنَ فَلِسُلُونِ (۱۹) اِنَّ النِّسَاءَ الْحَاهِلَاتِ كَثِيرَاتٌ

پانچواں باب - مشق (۱) مندرجہ تغیر کے بعد صحیح جملے :- (۱) اِنَّ مُسْلِمِي الْيَمْنِ قَانِرُونَ (۲) اِنَّ طَائِفِي الْفُسُحَمِ (۳) سَرَابُ شَارِبِي الْخَمْرِ (۴) اِنَّ لِّكَ مِنْ ذُرِّي الْعِلْمِ (۵) مَا هُوَ لَاحِظٌ بِأُولِي الْأَمْرِ (۶) اِنَّ سَائِرِ كَاصِرِي اللَّهِ (۸) هُمْ بَنُو هُمْ (۱۰) الْمُسْلِمُونَ بِصُورَةِ الْمُسْلِمِينَ - مشق (۲) عربی بنائیے :- (۱) اِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۲) اِنَّ لِّكَ هُمْ الصَّالِحُونَ (۳) وَحَبَدْنَا الْكُتُبَ فِي الصَّنَادِثِ (۴) يَا فِي صُنَادِثِ (۵) عَلِمِي مَبِي لَافِي الصَّنَادِثِ (۶) يَا فِي صُنَادِثِ (۷) الْمُسْلِمُونَ هُمْ الصَّادِقُونَ (۸) الْكَافِرُونَ هُمْ الطَّالِمُونَ (۹) اِنَّكَ لَأَنْتَ الْكَافِرُ (۱۰) مَرُكُمُ هِيَ الصَّادِقَةُ (۱۱) الْمُؤْمِنَاتُ هُنَّ الصَّادِقَاتُ (۱۲) مَا تَوَاتَرَتْ فِي مَدَارِيسِ الْمَسَاجِدِ (۱۳) اِنَّ اللَّهَ الصَّمَدُ (۱۴) هُنَّ اُولَاتُ دِيَاذَوَاتِ (۱۵) عَلِمَ وَكَذِبَ (۱۶) هُمْ اُولُو دِيَاذَوَاتِ الْعَزِيمِ

ناشر ————— عبد الرحمن طاہر سورتی

مطبع ————— الہلال پریس، لاہور

تعداد ————— ایک ہزار

